روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ یکم اگست 2014ء .... 1435 ہجری یکم ظہور 1393 ھش جلد 64-99 نمبر 173

بھائی کی ضرورت کا خیال

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جوشخص اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے اور جوشخص کسی کی تکلیف اور بے چینی اس دنیا میں دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیف اور بے چینی اس سے دور کردے گا۔

(بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم حدیث نمبر:2262)

رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر اور جمعۃ الوداع کی حقیقت اہمیت و برکات۔فلسطینیوں پر مظالم کی مذمت اور دعا کی تحریک

وہ گھڑی جس کی مناسبت سے اسے لیلۃ القدر کہا گیا ہے وہ قومی اتحاد و اتفاق سے تعلق رکھتی ہے

جب ابتلاؤں کی ظلمت کے نیک نتائج ظاہر ہوں تو وہ قربانیاں مقبول ہیں۔ورنہ سزا اور عذاب ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جولائی 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے فرمایا کہ رمضان کا تیسرا اور آخری عشرہ بھی بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔اس عشرے میں دو چیزوں لیلۃ القدر اور جمعۃ الوداع کو عام لوگ بڑی اہمیت دیتے ہیں، ان میں سے لیلۃ القدر تو ایک حقیقی اہمیت رکھنے والی چیز ہے جو آنحضرت ﷺ اور قرآن شریف سے ثابت ہے لیکن جمعۃ الوداع لوگوں کی اپنی خود ساختہ تشریح ہے۔لیلۃ القدر کی رات کی معین تاریخ کے بارے میں آنحضرتؐ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا لیکن روایات سے پتہ چلتا ہے کہ دو افراد کے آپس میں جھگڑا کرنے کی وجہ سے آنحضرتؐ سے اس معین رات کی یاد بھلا دی گئی۔بہر حال آپؐ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت سے اسے لیلۃ القدر کہا گیا ہے وہ قومی اتحاد و اتفاق سے تعلق رکھتی ہے۔جس قوم میں اتفاق و اتحاد مٹ جائے اس سے لیلۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ افسوس مسلم ممالک میں اتفاق و اتحاد کا فقدان ہے۔اسی کا نتیجہ ہے کہ غیروں کو مسلمانوں کے خلاف کارروائیاں کرنے کی جرأت ہو رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ اسرائیل بھی ظالمانہ طور پر فلسطینیوں کو قتل کرتا چلا جا رہا ہے۔اگر مسلم ممالک میں اتفاق و اتحاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے تو مسلم ممالک کی اتنی بڑی طاقت ہے کہ پھر اتنے بڑے ظلم نہ ہوتے۔بہر حال ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوموں اور معصوموں کو ان ظلموں سے بچائے اور امن قائم ہو۔

(باقی صفحہ 8 پر)

پریس ریلیز

گوجرانوالہ میں شرپسندوں کا احمدی گھروں پر حملہ۔دکانوں اور گھروں کو آگ لگا دی گئی

4 احمدی راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے اور 8 خواتین و بچے جھلس گئے

کوئی احمدی شعائر اللہ کی بے حرمتی کا تصور بھی نہیں کرسکتا: ترجمان جماعت احمدیہ مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ کا بیان

احباب جماعت کو انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ 27/جولائی 2014ء بروز اتوار رات تقریباً 8:30 بجے گوجرانوالہ شہر کے علاقہ کچی پمپ میں مخالفین کے احمدیوں کے گھروں پر حملہ کر کے آگ لگانے کے نتیجے میں ایک خاتون اور دو بچیاں راہ مولیٰ میں قربان ہوگئیں۔جبکہ ایک حاملہ خاتون کے پیٹ میں 7 ماہ کا بچہ بھی وفات پا گیا۔تفصیلات کے مطابق مخالفین نے ایک احمدی نوجوان کی طرف سے مبینہ طور پر فیس بک پر خانہ کعبہ کی تصویر کی توہین کے بے بنیاد اور جھوٹے الزام پر جلوس نکالا اور احمدیوں کے خلاف شدید نعرہ بازی کی۔اس علاقہ میں 16/17 احمدی گھرانے آباد ہیں۔بلوائیوں نے احمدیوں کے گھروں پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔اس واقعہ کے بارہ میں فوری طور پر پولیس کو اطلاع کی گئی جس پر پولیس موقع پر پہنچی اور بلوائیوں کو مذاکرات کے لیے اپنے ساتھ تھانہ میں لے گئی۔اسی دوران وہاں پر مخالفین کا ایک اور ہجوم موقع پر پہنچ گیا اور احمدی گھروں اور دکانوں پر حملہ کر دیا۔بلوائیوں کے جلوس نے احمدی گھروں میں توڑ پھوڑ کی، فریج، ٹی وی، جنریٹر، موٹر سائیکل اور دیگر گھریلو سامان لوٹا اور 8 گھروں اور 4 دکانوں کو آگ لگا دی۔چند گھروں سے احمدی مرد و خواتین اور بچوں کو نکالا گیا۔لیکن ایک گھر میں خواتین اور بچے آگ لگنے کی وجہ سے محصور ہوگئے اور آگ کے دھوئیں اور دَم گھٹنے کی وجہ سے ایک خاتون مکرمہ بشریٰ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم منیر احمد صاحب عمر 55 سال اور دو بچیاں حراء بنت مکرم محمد بوٹا صاحب عمر 8 سال اور کائنات بنت مکرم محمد بوٹا صاحب عمر 8 ماہ راہ مولیٰ میں قربان ہوگئیں۔اسی طرح ایک احمدی خاتون مکرمہ مبشرہ صاحبہ کے پیٹ میں سات ماہ کا بچہ بھی وفات پا گیا۔علاوہ ازیں آٹھ خواتین و بچے آگ لگنے کے نتیجے میں جھلس گئے۔انہیں سول ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں پر اُن کی دیکھ بھال اور علاج جاری ہے۔اللہ تعالیٰ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور زخمیوں کو جلد از جلد شفاء عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

ترجمان جماعت احمدیہ مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے اس افسوسناک واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ ابتداء میں جب ہجوم اکٹھا تھا تو پولیس کی صرف دو گاڑیاں موقع پر آئیں اور وہ پیچھے کھڑی ہو کر کارروائی دیکھتی رہی۔جلوس اس قدر فساد پر آمادہ تھا کہ آگ بجھانے کیلئے آنے والے عملہ فائر بریگیڈ کو بھی انہوں نے موقع سے بھگا دیا۔اسی طرح ریسکیو 1122 کی ایمبولینسز جو زخمیوں کو لینے آئی تھیں اُن پر اور ہسپتال کی ایمبولینس پر بھی پتھراؤ کیا اور اُنہیں زخمیوں کو لے جانے نہیں دیا گیا۔جماعت احمدیہ کے ترجمان نے گوجرانوالہ سے مسلم لیگ ن کے رکن قومی اسمبلی اور وزیر خرم دستگیر خان سے رابطہ کیا اور انہیں اس حوالہ سے اپنا کردار ادا کرنے کی درخواست کی۔ترجمان نے مزید بتایا کہ پولیس ایک سائیڈ پر خاموش تماشائی بن کر کھڑی رہی اور بلوائی احمدی گھروں کا سامان لوٹتے رہے اور گھروں کو جلاتے رہے۔انہوں نے کہا کہ کوئی احمدی شعائر اسلام کی بے حرمتی کا تصور بھی نہیں کرسکتا اور ہر احمدی کے دل میں خانہ کعبہ سمیت تمام شعائر اللہ کی بے حد عقیدت اور محبت ہے۔انہوں نے اس واقعہ کو ایک منظّم منصوبہ بندی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایک طویل عرصہ سے احمدیوں کے خلاف

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہر سطح کے عہدیداروں کو ہے۔ اگر عہدیدار اس مضمون کو سمجھ جائیں تو افراد جماعت خود بخود اس کی طرف توجہ کریں گے اور ہر سطح پر اطاعت کے نمونے ہمیں نظر آئیں گے

پس امیر بھی، صدر بھی اور دوسرے عہدیدار بھی پہلے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کی اطاعت کے معیار ایسے ہیں کہ ہر حکم جو خلیفہ وقت کی طرف سے آتا ہے اس کی بلاچون وچرا تعمیل کرتے ہیں یا اس میں تاویلیں نکالنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔ اگر تاویلیں نکالتے ہیں تو یہ اطاعت نہیں

بعض عہدیدار خلیفۂ وقت سے جو کوئی ہدایت آتی ہے تو اس پر عمل بھی کر لیتے ہیں لیکن بڑے انقباض سے، نہ چاہتے ہوئے یہ عمل کرتے ہیں اور نہ چاہتے ہوئے عمل کرنا کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت وہی ہے جو فوری طور پر کی جائے

خلافت کی اطاعت کے عہد کو اس لئے نبھانا ہے کہ ایک امام کی سرکردگی میں خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا کے دلوں میں بٹھانے کی مشترکہ کوشش کرنی ہے

خلافت کا مقصد حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھرپور توجہ دینا ہے۔ ان حقوق کو منوانا اور قائم کرنا اور مشترکہ کوشش سے ان کی ادائیگی کی کوشش کرنا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کیلئے افراد جماعت میں یہ روح پیدا کرنا ہے۔ ان کو توجہ دلانا ہے کہ دین بہرحال دنیا سے مقدم رہنا چاہئے اور اسی میں تمہاری بقا ہے۔ اس میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے

خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے

جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو، اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو

دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں

کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ جو کامل اطاعت کے ساتھ امام وقت کی باتوں کو سنتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں اور یہی باتیں ہیں جو پھر خلافت کے انعام سے بھی فیض پانے والا بناتی ہیں

عہدیداران اپنے آپ کو اولی الامر سمجھ کر اپنی اطاعت کروانے کے اس وقت تک حقدار نہیں کہلا سکتے جب تک خلافت کی کامل اطاعت اپنے اوپر لاگو نہیں کرتے اور تاویلیں کرنے سے پرہیز نہیں کرتے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 جون 2014ء بمطابق 6- احسان 1393 ہجری شمسی بمقام فرینکفرٹ جرمنی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ الغاشیہ کی آیات 18 تا 21 تلاوت کیں اور فرمایا:

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ جہاں بھی اور جس معاملے میں بھی ہمیں رہنمائی کی ضرورت ہو، کسی بات کو سمجھنے کی ضرورت ہو۔ قرآن کریم میں بیان فرمودہ حکمت کے موتیوں کو تلاش کرنے کی ضرورت ہو یا ان کی تلاش ہو تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے کی کتب اور ارشادات مل جاتے ہیں جو ہمارے مسائل حل کرتے ہیں۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں جمعہ پر اکثر ہم دوسری رکعت میں پڑھتے ہیں۔ سورۃ غاشیہ کی یہ آیات پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں پہلی آیت جو میں نے پڑھی ہے یعنی اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ (-)۔ کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟ اس کی جو تفسیر حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے وہ اپنی گہرائی اور خوبصورتی اور علم وعرفان اور پھر عملی حالت پر منطبق کرنے کا ایک عجیب اور جدا نقشہ کھینچتی ہے۔ آپ نے اس آیت سے نبوت اور امامت کی اطاعت کے مسئلہ کو حل فرمایا ہے اور نبوت اور امامت کے ساتھ جڑنے والوں کے لئے جو بنیادی چیز ہے یعنی اطاعت اور کامل اطاعت اس کو آپ نے اِبل یعنی اونٹ کے لفظ سے یا اونٹوں کے لفظ سے جوڑ کر وضاحت فرمائی ہے۔ بظاہر یہ عجیب سی بات لگتی ہے کہ اونٹوں اور نبوت اور امامت کی اطاعت کا کیا جوڑ ہے لیکن جس طرح کھول کر آپ نے تشریح فرمائی ہے اس سے اس جوڑ کا حیرت انگیز ادراک ہمیں بھی حاصل ہوتا ہے۔ آپ کی تفسیر پہلے پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ　مطبع: ضیاء الاسلام پریس　مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ　قیمت 5 روپے

"قرآن شریف میں جو یہ آیت آئی ہے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ (-) (الغاشیہ:18)۔ یہ آیت نبوت اور امامت کے مسئلہ کو حل کرنے کے واسطے بڑی معاون ہے۔ اونٹ کے عربی زبان میں ہزار کے قریب نام ہیں اور پھر ان ناموں میں سے اِبِل کے لفظ کو جو لیا گیا ہے اس میں کیا سرّ ہے؟ کیوں اِلَی الْجَمَل بھی تو ہو سکتا تھا"؟ جَمَل بھی تو اونٹ کو کہتے ہیں۔ فرمایا کہ "اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جَمَل ایک اونٹ کو کہتے ہیں اور اِبِل اسم جمع ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کو چونکہ تمدّنی اور اجمالی حالت کا دکھانا مقصود تھا اور جَمَل میں جو ایک اونٹ پر بولا جاتا ہے یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا تھا اسی لئے اِبِل کے لفظ کو پسند فرمایا۔ اونٹوں میں ایک دوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوّت ہے۔ دیکھو اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور وہ کس طرح پر اس اونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں اور وہ اونٹ جو سب سے پہلے بطور امام اور پیشرو کے ہوتا ہے وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستہ سے واقف ہو۔ پھر سب اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اور ان میں سے کسی کے دل میں برابر چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے جانوروں میں ہے۔ جیسے گھوڑے وغیرہ میں۔ گویا اونٹ کی سرشت میں اِتّباعِ امام کا مسئلہ ایک مانا ہوا مسئلہ ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کہہ کر اس مجموعی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جبکہ اونٹ ایک قطار میں جا رہے ہوں۔ اسی طرح پر ضروری ہے کہ تمدّنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو"۔ یہ پہلی بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے۔ اس سے مطابقت کے لئے تمدنی اور اتحادی حالت قائم رکھنے کے لئے ایک امام ہو۔

"پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے۔ پس دنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے"۔ دنیا کا بھی جو زندگی کا سفر ہے اس میں ایک امام ہونا ضروری ہے جو صحیح رہنمائی کرتا رہے۔ "پھر اونٹ زیادہ بارکش اور زیادہ چلنے والا ہے۔ اس سے صبر و برداشت کا سبق ملتا ہے۔ پھر اونٹ کا خاصہ ہے کہ وہ لمبے سفروں میں کئی کئی دنوں کا پانی جمع رکھتا ہے۔ غافل نہیں ہوتا۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے سفر کے لئے تیار اور محتاط رہنا چاہئے اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے"۔ فرمایا کہ "اُنْظُرْ کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیکھنا بچوں کی طرح نہیں ہے بلکہ اس سے اتباع کا سبق ملتا ہے کہ جس طرح پر اونٹ میں تمدّنی اور اتحادی حالت کو دکھایا گیا ہے اور ان میں اتباعِ امام کی قوت ہے۔ اسی طرح پر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتباعِ امام کو اپنا شعار بناوے۔ کیونکہ اونٹ جو اس کے خادم ہیں ان میں بھی یہ مادہ موجود ہے۔ کَیْفَ خُلِقَتْ میں ان فوائد جامع کی طرف اشارہ ہے جو اِبِل کی مجموعی حالت سے پہنچتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 394-393 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کو بھیجا اور ہمیں پھر انہیں ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور پھر آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے بھی نوازا۔ ہمیں اس انعام کی قدر کرنی چاہئے اور اس روح کو سمجھنا چاہئے جو خلافت کے نظام میں ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا جو مَیں مفہوم بیان کر رہا ہوں کہ میرے نام پر افراد جماعت سے بیعت لینے والے افراد آتے رہیں گے۔

(ماخوذ از الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306)

یعنی خلافت آپ کی نیابت میں آپ کے نام پر بیعت لے گی۔ جب آپ کے نام پر بیعت لی جا رہی ہے تو پھر خلافت کی بیعت اور اطاعت کی کڑی بھی حضرت مسیح موعود سے جا کے ملتی ہے۔ پس یہ جو اقتباس مَیں نے پڑھا ہے اس میں نبوت اور امامت کا جو تعلق آپ نے اِبِل کی خصوصیات کے ساتھ جوڑا ہے اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے جڑے رہنے میں حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے والوں کی روحانی بقا اور ترقی ہے اور یہ ضمانت ہے۔ اس میں جماعت کی ترقی اسی صورت میں ہے جب ہم خلافت کے نظام سے جڑے رہیں گے۔ اسی میں شیطانی حملوں سے بچنے کے سامان بھی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تمہاری ڈھال ہے۔

(الصحیح البخاری کتاب الجھاد والسیر باب یقاتل من وراء الامام ویتقیٰ بہ حدیث 2957)

پس اس ڈھال کے پیچھے رہو گے تو بچت کے سامان ہیں اور ڈھال کے پیچھے رہنا یہی ہے کہ کامل اطاعت کرو۔ اپنی لائنوں پر چلو۔ اس قطار میں چلو جو تمہارے لئے مقرر کر دی گئی ہے۔ اس سے ذرا باہر نکلے تو بھٹکنے کا خطرہ ہے گمنے کا خطرہ ہے۔

پھر اطاعت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ (-)۔ (مسند ابی داؤد الطیالسی جلد دوم صفحہ 736 حدیث 2554 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء) اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اطاعت امیر کے بارے میں اور بھی بہت سے ارشادات ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ اطاعت اور فرمانبرداری کے حکم دیئے گئے ہیں۔ اس لئے کہ یہی ایک راز ہے جو جماعتی ترقی کے لئے جاننا ضروری ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جاننا ضروری ہے جو جماعت سے منسلک ہے۔ پس اس بات کو سمجھنے کی افراد جماعت کو بہت زیادہ ضرورت ہے۔ خاص طور پر آجکل کے دور میں جبکہ آزادی کے نام پر ان غلط خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ کیوں ہم پابندیاں کریں؟ کیوں ہمارے پر پابندیاں عائد ہوتی ہیں؟ کیوں ہمیں بعض معاملات میں آزادی نہیں؟ ایک احمدی (-) کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ (دین) نے ہر جائز آزادی اپنے ماننے والوں کو دی ہے اور جتنی آزادیاں (-) میں ہیں شاید ہی کسی دوسرے مذہب میں ہوں بلکہ اس کے مقابلے میں نہیں ہیں۔ لیکن بعض حدود جو قائم کی ہیں وہ انسان کے اپنے اخلاق کی درستی کے لئے، روحانی ترقی کے لئے اور جماعتی یکجہتی کے لئے اور جماعتی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہیں اور ان کے اندر رہنا ضروری ہے۔

یہاں میں عہدیداروں کو بھی کہوں گا کہ اگر جماعتی ترقی میں ممد و معاون بننا ہے اور عہدے صرف بڑائی کی خاطر نہیں لئے گئے۔ اپنے اظہار کی خاطر نہیں لئے گئے۔ اپنی انا کی تسکین کی خاطر نہیں لئے گئے تو اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہر سطح کے عہدیداروں کو ہے۔ اگر عہدیدار اس مضمون کو سمجھ جائیں تو افراد جماعت خود بخود اس کی طرف توجہ کریں گے۔ اور ہر سطح پر اطاعت کے نمونے ہمیں نظر آئیں گے۔ ہمیں اونٹوں کی قطار کی پیروی کرتے ہوئے سب نظر آئیں گے۔ ایک رخ پر چلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ امام کے قدم سے قدم ملاتے ہوئے چلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ پس امیر بھی، صدر بھی اور دوسرے عہدیدار بھی پہلے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کی اطاعت کے معیار ایسے ہیں کہ ہر حکم جو خلیفہ وقت کی طرف سے آتا ہے اس کی بلا چون و چرا تعمیل کرتے ہیں یا اس میں تاویلیں نکالنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔ اگر تاویلیں نکالتے ہیں تو یہ اطاعت نہیں۔ روایات میں ایک واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا آتا ہے۔ جب گلی میں چلتے ہوئے آپ کے ایک صحابی عبداللہ بن مسعود نے 'بیٹھ جاؤ' کی آواز سنی اور بیٹھ گئے۔ آواز سن کر یہ نہیں کہا کہ یہ حکم تو اندر مسجد والوں کے لئے ہے بلکہ آواز سنی اور بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے مشکل سے قدم قدم مسجد کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ یہ آپ کو کیا ہوا ہے جو اس طرح گھسٹ رہے ہیں۔ آپ نے یہی جواب دیا کہ اندر سے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز آئی تھی کہ بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھ گیا۔ پوچھنے والے نے کہا کہ یہ حکم تو اندر والوں کے لئے تھا۔ آپ نے جواب دیا مجھے اس سے غرض نہیں کہ یہ اندر والوں کے لئے ہے یا باہر والوں کے لئے یا سب کے لئے۔ میرے کان میں اللہ کے رسول کی آواز پڑی اور میں نے اطاعت کی۔ پس یہی میرا مقصد ہے۔

(ماخوذ از سنن ابی داؤد کتاب الجمعۃ باب الامام یکلم الرجل فی خطبتہ حدیث 1091)

پس یہ معیار ہیں اطاعت کے جو ہمیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض عہدیدار خلیفۂ وقت سے جو کوئی ہدایت آتی ہے تو اس پر عمل بھی کر لیتے ہیں لیکن بڑے انقباض سے، نہ چاہتے ہوئے یہ عمل

کرتے ہیں۔ اور نہ چاہتے ہوئے عمل کرنا کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت وہی ہے جو فوری طور پر کی جائے۔ اپنی رائے رکھنا کوئی بری بات نہیں ہے۔ لیکن جب کسی معاملے میں خلیفہ وقت کا فیصلہ آ جائے کہ یوں کرنا ہے تو پھر اپنی رائے کو یکسر بھلا دینا ضروری ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مَیں بعض معاملات میں اپنی رائے رکھتا ہوں اور اپنی طرف سے دلیل کے ساتھ خلیفۃ المسیح کو اپنی رائے پیش کرتا ہوں لیکن اگر میری رائے ردّ ہو جائے تو کبھی مجھے خیال بھی نہیں آیا کہ کیوں یہ ردّ ہوئی ہے یا میری رائے کیا تھی۔ پھر میری رائے وہی بن جاتی ہے جو خلیفہ وقت کی رائے ہے۔ پھر کامل اطاعت کے ساتھ اس حکم کی بجا آوری پر میں لگ جاتا ہوں جو خلیفہ وقت نے حکم دیا تھا۔

(ماخوذ از حیات بشیر مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمَل صفحہ 323-322 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں کہ: غسّال کی طرح اپنے آپ کو امام کے ہاتھ میں دو۔ (ماخوذ از خطبات نور صفحہ 131) جس طرح مردہ اپنے آپ کو ادھر ادھر نہیں کرسکتا، حرکت نہیں کرسکتا، اس کو نہلانے والا اس کو حرکت دے رہا ہوتا ہے۔ (ماخوذ از خطبات نور صفحہ 131 مطبوعہ ربوہ)

اسی طرح کامل اطاعت والے کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو امام کے ہاتھ میں دیدے اور جب یہ معیار ہوگا تو تبھی عہد بیعت نبھانے والے بن سکیں گے۔ تبھی اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو جس نے بیعت کا عہد کیا ہے نہ صرف یہ سوچ پیدا کرنی ہوگی بلکہ اپنے عمل سے اس کا ثبوت دینا ہوگا۔ اپنے نمونے نئے آنے والوں کے لئے بھی اور اپنی اولادوں کے لئے بھی قائم کرنے ہوں گے۔ نوجوانوں کو بھی اپنے نمونے بڑوں کو دکھانے کی ضرورت ہے، یعنی بڑے اپنے نمونے قائم کریں جوان کے بچے اور نوجوان دیکھیں اور سیکھیں اور سب سے بڑھ کر یہ معیار اوپر سے لے کر نیچے تک ہر عہدیدار کو دکھانا ہوگا، قائم کرنا ہوگا۔ یہاں بعض ذہنوں میں کبھی کبھی یہ سوال اٹھتا ہے۔ اگر وہ باتیں صحیح ہیں۔ میں سوال کی بات کر رہا ہوں جو مجھ تک پہنچے ہیں اگر یہ باتیں صحیح ہیں کہ یہ سوال اٹھانے والے اٹھاتے ہیں کہ کامل اطاعت شاید نقصان دہ ہے۔ اور ایسے لوگوں کی یہ سوچ شاید اس لئے ہے جو کامل اطاعت کو نقصان دہ سمجھتے ہیں کہ یہاں جرمنی میں ہٹلر نے اپنا ہر حکم منوایا اور ڈکٹیٹر بن کر رہا اس لئے دوسری جنگ عظیم میں یہ تصور ہے، یہ تاثر ہے کہ اس وجہ سے ہماری یعنی جرمنی کی شکست بھی ہوئی۔ ان کو نقصان اٹھانا پڑا، سبکی اٹھانی پڑی۔

مَیں یہاں ہر احمدی اور ہر نئے آنے والے اور ہر نوجوان پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ امامت اور خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں بڑا فرق ہے۔ خلافت زمانے کے امام کو ماننے کے بعد قائم ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق قائم ہوئی ہے اور ہر ماننے والا یہ عہد کرتا ہے کہ ہم خلافت کے نظام کو جاری رکھیں گے۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ جب اپنی خوشی سے دین کو مان لیا تو پھر دین کے قیام کے لئے اس عہد کو نبھانا بھی ضروری ہے جو خلافت کے قیام کے لئے ایک احمدی کرتا ہے اور جو قومی یکجہتی کے لئے وحدت کے لئے ضروری ہے۔ خلافت کی اطاعت کے عہد کو اس لئے نبھانا ہے کہ ایک امام کی سرکردگی میں خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا کے دلوں میں بٹھانے کی مشترکہ کوشش کرنی ہے۔ دوسرے ...... جو ہیں وہ بغیر امام کے ہیں اور جماعت احمدیہ کی کوششیں جو ہیں وہ خلافت سے وابستہ ہو کر ہو رہی ہیں۔ یہ سب کوششیں جو خلافت سے وابستہ ہو کر ہو رہی ہیں ان کی کامیابی کے نتائج بتا رہے ہیں کہ (دین) کی حقیقی تعلیم کے ساتھ (حقیقی تعلیم دوسرے (-) کے پاس بھی ہے لیکن (دین) کی حقیقی تعلیم کے ساتھ) ان نتائج کا حصول، کامیابی کا حصول خلافت کی لڑی میں پروئے جانے کی وجہ سے ہے۔

پھر خلافت کا مقصد حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھرپور توجہ دینا ہے۔ ان حقوق کو منوانا اور قائم کرنا اور مشترکہ کوشش سے ان کی ادائیگی کی کوشش کرنا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے افراد جماعت میں یہ روح پیدا کرنا ہے۔ ان کو توجہ دلانا ہے کہ دین بہرحال دنیا سے مقدم رہنا چاہئے اور اسی میں تمہاری بقا ہے۔ اس میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے۔ یہ ایک روح پھونکنا بھی خلافت کا کام ہے۔ توحید کے قیام کے لئے بھرپور کوشش یہ بھی خلافت کا کام ہے۔ جبکہ دنیاوی لیڈروں کے تو دنیاوی مقاصد ہیں۔ ان کا کام تو اپنی دنیاوی حکومتوں کی سرحدوں کو بڑھانا ہے۔ اسی کی ان کو فکر پڑی رہتی ہے۔ ان کا کام تو سب کو اپنے زیرنگیں کرنا ہے۔ دنیا میں آپ دیکھیں اپنے ملکوں کی حدوں سے باہر نکل کر بھی دوسرے ملکوں کی آزادیوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں چاہے وہ ڈکٹیٹر ہوں یا سیاسی حکومتیں ہوں۔ دنیاوی لوگوں کا تو یہ کام ہے۔ ان کا کام تو جھوٹی اَناؤں اور عزتوں کے لئے انصاف کی دھجیاں اڑانا ہے جو ہمیں (-) دنیا میں بھی اور باقی دنیا میں بھی نظر آتی ہے۔

کون سا ڈکٹیٹر ہے جو اپنے ملک کی رعایا سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہو۔ خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے ایک یہ ناقابل یقین بات ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے۔

کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔ حکومت بیشک تعلیمی ادارے بھی کھولتی ہے۔ صحت کے ادارے بھی کھولتی ہے۔ تعلیم تو مہیا کرتی ہے لیکن بچوں کی تعلیم جو اس دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی فکر صرف آج خلیفۂ وقت کو ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی صحت کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔ رشتے کے مسائل ہیں۔ غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ مَیں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔

مَیں نے ایک خاکہ کھینچا ہے بے شمار کاموں کا جو خلیفہ وقت کے سپرد خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اور انہیں اس نے کرنا ہے۔ **دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔** یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں۔

کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ خلافت اور دنیاوی لیڈروں کا موازنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ویسے ہی غلط ہے۔ بعض دفعہ دنیاوی لیڈروں سے باتوں میں جب مَیں صرف ان کو روزانہ کی ڈاک کا ہی ذکر کرتا ہوں کہ اتنے خطوط مَیں دیکھتا ہوں لوگوں کے ذاتی بھی اور دفتری بھی تو حیران ہوتے ہیں کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ پس کسی موازنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بعض لوگوں کی اس غلط فہمی کو بھی دور کر دوں گو کہ پہلے بھی مَیں شرائط بیعت کے خطبات کے ضمن میں اس کا تفصیلی ذکر کر چکا ہوں کہ ہر احمدی خلیفہ وقت سے اس کے معروف فیصلہ پر عمل کرنے کا عہد کرتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ معروف کی تعریف انہوں نے خود کرنی ہے۔ ان پر واضح ہو کہ معروف کی تعریف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دی ہے۔ یہ پہلے ہی تعریف ہو چکی ہے۔ معروف فیصلہ وہ ہے جو قرآن اور سنت کے مطابق ہو۔ جس خلافت نے (-) قائم ہونا ہے، اس طریق کے مطابق چلنا ہے جو نبوت قائم کر چکی ہے اور پھر حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق یہ دائمی بھی ہے جو آپ کے کام کو آگے چلانے کے لئے ہے وہ قرآن وسنت کے منافی یا خلاف کوئی کام کر ہی نہیں سکتی اور یہی معروف ہے۔ معروف سے یہاں یہ مراد ہے۔ پس اطاعت کے بغیر دوسروں کے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ یا پھر قرآن وسنت سے جو اختلاف کرنے والے ہیں یہ ثابت کریں کہ خلیفۂ وقت کا فلاں فیصلہ یا فلاں کام قرآن وسنت کے منافی ہے۔ یہاں یہ بھی بتا دوں

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا ہے کہ خلفاء راشدین کے فیصلے اور عمل اور سنت بھی تمہارے لئے قابل اطاعت ہیں۔ان پر چلو۔

(سنن ابی داؤد کتاب السنة باب فی لزوم السنة حدیث 4607)

پس یہ ثابت کرنے کے لئے کہ فیصلے غلط ہیں پہلے بہت کچھ سوچنا ہوگا۔جماعت میں رہتے ہوئے اگر کوئی بات کرنی ہےتو پھر ادب کے دائرہ میں رہتے ہوئے خلیفہ وقت کو لکھنا ہوگا۔لکھنے کی اجازت ہے۔ اِدھر اُدھر باتیں کرنے کی اجازت نہیں۔یہاں سے وہاں بیٹھ کر غلط قسم کی افواہیں پھیلانے کی اجازت نہیں ہے۔تا کہ اگر سمجھنے والے کی سمجھ میں غلطی ہےتو خلیفہ وقت اس کو دور کر سکے اور اگر سمجھے کہ اس غلطی کو جماعت کے سامنے بھی رکھنے کی ضرورت ہےتو تمام جماعت کو بتائے۔جماعت جب بڑھتی ہےتو منافقین بھی اپنا کام کرنا چاہتے ہیں۔حاسدین بھی اپنا کام کرتے ہیں۔خلافت سے سچی وفا یہ ہے کہ ان کے منصوبوں کو ہر سطح پر ناکام بنائیں اور خلافت سے جو بعض بدظنیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا ایک واقعہ ہے جو قرآن کریم کا ترجمہ انگلش میں کرنے کے لئے لندن آ رہے تھے تو بمبئی سے غالبًا ان کی روانگی تھی۔ وہاں پہنچے تو جمعہ کا دن آ گیا۔ جماعت نے درخواست کی کہ آج جمعہ ہے آپ جمعہ پڑھائیں۔قادیان سے آئے ہیں بزرگ ہیں (رفیق) ہیں ہم بھی آپ سے کوئی فیض پا لیں۔نہ جماعت والے آپ کو جانتے تھے، نہ کبھی دیکھا تھا، نہ آپ کسی کو جانتے تھے۔آپ نے خطبہ دیا کہ دیکھو تم مجھے جانتے نہیں ہو۔بعضوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوا۔تم نے مجھے جمعہ کے لئے کھڑا کر دیا۔آج اپنا امام بنا دیا۔(دینی) تعلیم یہ ہے کہ اگر امام نماز پڑھاتے ہوئے کوئی غلطی کرے تو تم نے سبحان اللہ کہہ دینا ہے۔اگر امام اس سبحان اللہ پر اپنی اصلاح کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے۔اگر وہ اصلاح نہیں کرتا، اسی طرح اپنے عمل جاری رکھتا ہےتو تمہارا کام کامل اطاعت کرتے ہوئے اس کے ساتھ اٹھنا اور بیٹھنا ہے۔تمہارا کوئی حق نہیں بنتا ہے کہ تم اپنے طور پر نماز پڑھنی شروع کر دو۔اسی طرح تم نے بیٹھنا ہے اسی طرح اٹھنا ہے اسی طرح جھکنا ہے۔پس آگے انہوں نے فرمایا کہ جب عارضی امامت میں اطاعت کا یہ معیار ہے اس کی اتنی پابندی ہےتو خلیفہ وقت کی بیعت میں آ کر جو تم عہد کرتے ہو اور خوشی سے عہد کر کے خود شامل ہوتے ہو، اس میں کس قدر اطاعت ضروری ہے۔جبکہ تم نے خود سوچ سمجھ کر یہ بیعت کی ہے۔پس یاد رکھیں عہد بیعت پورا کرنے کے لئے اطاعت انتہائی اہم ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے بدُوں اس کے اطاعت ہو ہی نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے''۔ بڑے بڑے توحید کا دعویٰ کرنے والے جو ہیں وہ بھی اطاعت سے بعض دفعہ باہر نکل جاتے ہیں بت بنا بیٹھتے ہیں۔فرمایا: ''کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کریں''۔پھر فرماتے ہیں کہ ''اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سرّ ہے۔اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں کی جا سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد دوم صفحہ 247-246 تفسیر سورۃ النساء زیر آیت 59۔
الحکم جلد 5 نمبر 5 مورخہ 10 فروری 1901ء صفحہ 1 کالم 3-2)

تاریخ اسلام میں ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہؓ نے کامل اطاعت کی وجہ سے اپنی گردنیں کٹوانے سے بھی دریغ نہیں کیا اور چند سالوں میں دنیا میں اسلام کو پھیلا دیا تو یہ اطاعت کی وجہ تھی۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جنگوں سے اسلام پھیلا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ تبلیغ بھی انہوں نے کی۔اگر کہیں جنگوں کا سامنا ہوا تو دشمن کی کثرت اور تعداد اور حملے انہیں اپنے کام سے روک نہیں سکے۔اطاعت کی روح ان میں تھی تو کثیر دشمن کے سامنے بھی اگر ضرورت پڑی تو کھڑے ہو گئے اور اس کے مقابلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے ماننے والوں نے اطاعت کا نمونہ نہ دکھا کر چالیس سال تک اپنے آپ کو انعام سے محروم رکھا۔پس اگر ترقی کرنی ہےتو اس زمانے کا جو جہاد ہے جو اپنی تربیت کا جہاد ہے اور پھر وہ جہاد ہے جو (دعوت الی اللہ) کے ذریعہ ہونا ہے خلیفہ وقت کے پیچھے چل کے ہونا ہے اس کی پابندی کرنی ہوگی۔اسی طرح عمل کرنا ہوگا جس کی مثال حضرت مسیح موعود نے اِبِل یعنی اونٹوں کی مثال سے واضح فرمائی ہے۔اپنی فطرت ثانیہ اطاعت کو بنانا ہوگا بلکہ ہر چیز پر اطاعت امام کو فوقیت دینی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود کی ہی تفسیر کی روشنی میں بات مزید آگے بڑھاتا ہوں کہ ہلاکت سے بچنے اور بھٹکنے سے بچنے کے لئے اپنی اطاعت کو اطاعت کے اعلیٰ معیاروں پر رکھنے کی ضرورت ہے۔خلافت کے ساتھ جڑ کر ہی صبر کے ساتھ مشکلات میں سے گزرا جا سکتا ہے۔ یہ بھی آپ نے فرمایا جو مشکلات میں سے گزر سکتے ہیں تو صبر کے ساتھ مشکلات میں سے خلافت کے ساتھ جڑ کر ہی گزرا جا سکتا ہے۔ مخالفین احمدیت جتنا بھی ہمیں دبائیں گے۔ہمیں اپنے زعم میں جتنا بھی دبانے کی کوشش کریں گے، مشکلات میں ڈالیں گے، اپنے زعم میں ہمیں ختم کرنے کی آخری کوششیں کریں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے باوجود ہماری منزلوں کی طرف انشاء اللہ تعالیٰ لے جاتا چلا جائے گا۔لیکن شرط یہی ہے کہ اطاعت اور کامل اطاعت۔

آج ہم دیکھتے ہیں دوسرے (-) بیشک قرآن و سنت کو ماننے اور عمل کا دعویٰ کرتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا لیکن ہمیں ان میں صبر اور برداشت نظر نہیں آتی۔سوائے اسلام کو بدنام کرنے کے اور کیا کام یہ لوگ کر رہے ہیں۔پس یہ آج صرف حضرت مسیح موعود کی جماعت کا ہی طُرّہ امتیاز ہے کہ صبر اور برداشت کے ایسے نمونے قائم کر رہے ہیں جو قابل رشک ہیں۔تکلیفوں کو برداشت کرنے کے ایسے نمونے دکھا رہے ہیں جو کہ دَورِ اوّل کے مسلمانوں میں نظر آتے ہیں اور وَ آخَرِیْنَ (-) (الجمعة:4) کا مضمون اس زمانے کے لئے واضح ہو جاتا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اونٹ سفر کے لئے پانی جمع رکھتا ہے۔اس بات سے غافل نہیں ہوتا کہ میں نے ضرورت کے وقت پانی کی کمی کو کس طرح پورا کرنا ہے۔ پانی جمع رکھتا ہے تا کہ ضرورت کے وقت وہ پانی کام آئے۔آپ نے فرمایا کہ مومن کو بھی ہر وقت سفر کے لئے تیار اور محتاط رہنا چاہئے۔ اور یہ تیاری اور احتیاط کس طرح ہوگی؟ یہ زادِ راہ کے ساتھ ہے۔زادِ راہ رکھنے سے ہوگی۔اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا مومن بھی اس دنیا میں مسافر کی طرح ہے اور بہترین زادِ راہ مومن کے لئے تقویٰ ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 394 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اعمال کو اور اپنی عبادتوں کو وہ رنگ ہمیں دینے کی ضرورت ہے جو ہمارے لئے بہترین زادِ راہ ثابت ہوں۔اس زمانے کے امام کو مان کر روحانی پانی ہمیں میسر آ گیا۔اس کو سنبھالنا اور اس سے فائدہ اٹھانا اب ہمارا کام ہے۔پس اس حقیقت کو بھی ہر احمدی کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ جو کامل اطاعت کے ساتھ امام وقت کی باتوں کو سنتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں اور یہی باتیں ہیں جو پھر خلافت کے انعام سے بھی فیض پانے والا بناتی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خلافت کے فیض سے فیض پانے والے وہی بتائے ہیں جو عمل صالح کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، توحید کو قائم رکھنے والے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے کہلاتے ہیں۔

پس ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ خلافت میں کبھی دنیاوی مقاصد ہو سکتے ہیں یا خلافت کا مقصد بھی دنیاوی مقاصد کی طرح ہے یا دنیا داروں کی طرح ہے۔ دنیاوی

مقاصد حاصل کرنے والوں کا روحانیت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ وہ تو تمام دنیاوی ساز و سامان کے ساتھ بھی بسا اوقات کامیاب نہیں ہوتے۔ ان کے دنیاوی مقاصد پورے نہیں ہوتے۔ کامیابی تو وہی ہے ناں جو آخری فتح مل جائے۔ وہ ان کو حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں اور تقویٰ پر چلنے والوں کا مقصد دنیاوی ہار جیت نہیں ہے بلکہ کامل اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور تقویٰ میں بڑھنا ہوتا ہے۔ ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنا ہے۔ کوئی ذاتی نفع رسانی نہیں ہے۔ توحید کا جھنڈا لہرانا ہے۔ ہم نے دنیا کے دل جیت کر دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ اسی مقصد کے لئے ہمارے (دینی) پروگرام ہیں اور دوسرے پروگرام ہیں۔ اس کے حصول کے لئے ہماری دعاؤں کی طرف توجہ ہے اور ہونی چاہئے۔

پس خلافت تو ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کام کر رہی ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے لئے اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خلافت ہے کیا؟ اور یہ بات اسی وقت سمجھ آئے گی جب کامل اطاعت پر یقین پیدا ہوگا۔ **کوئی جتنا جتنا بھی اپنے آپ کو عالم مدبّر یا مقرر سمجھتا ہے، اگر اطاعت نہیں ہے تو نہ ہی جماعت احمدیہ میں اس کی کوئی جگہ ہے، نہ ہی اس کا یہ علم اور عقل دنیا کو کوئی روحانی فائدہ پہنچا سکتی ہے۔** حضرت مسیح موعود کے اس فقرے کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتبّاع امام کو اپنا شعار بناوے۔ پس جب مکمل طور پر خلیفہ وقت کی پیروی اور اطاعت اختیار کر لیں گے۔ خلیفہ وقت کی طرف سے ملنے والی ہدایات اور حکموں پر عمل کریں گے اور ان کی توجیہیں اور تاویلات نکالنی بند کر دیں گے تو علم بھی اور عقل بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے ثمر آور ہوگی اور پھل پھول لائے گی۔

حضرت مسیح موعود کی اس تفسیر پر بنیاد رکھتے ہوئے جب ہم باقی آیات جو مَیں نے تلاوت کی تھیں ان کو بھی دیکھیں تو مزید معانی کھلتے ہیں کہ روحانی آسمان کی بلندیوں کو بھی انسان اُسی وقت چھو سکتا ہے جب اَطِیْعُوا اللّٰہ (-) (النساء:60) کے مضمون کو سمجھیں اور جیسا کہ میں نے کہا عہدیداران اپنے آپ کو اولی الامر سمجھ کر اپنی اطاعت کروانے کے اس وقت تک حقدار نہیں کہلا سکتے جب تک خلافت کی کامل اطاعت اپنے اوپر لاگو نہیں کرتے اور تاویلیں کرنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ بلکہ خلیفہ وقت کے ہر لفظ کو اپنے لئے قابل اطاعت سمجھ کر اس پر عمل کریں۔

بعض دفعہ بعض معاملات تحقیق کے لئے جب بھیجے جائیں تو پہلی یہ کوشش ہوتی ہے کہ یہ پتا کرو کہ شکایت کس نے کی ہے۔ بجائے اس کے کہ یہ دیکھا جائے کہ وہ بات سچ ہے یا غلط ہے۔ اگر تحقیق میں سچائی ہے تو اس کے لئے اس کا مداوا ہونا چاہئے اس کا حل ہونا چاہئے اور جو بھی کمی ہے اس کو پورا ہونا چاہئے اور غلط ہے تو پھر رپورٹ دے دی جائے کہ غلط ہے کسی نے یونہی بات کر دی۔ تحقیق بعد میں کی جاتی ہے، پہلے اس شخص کا پتا کھوج لگانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کون ہے وہ یا کون نہیں ہے۔ اس سے کسی عہدیدار کو غرض نہیں ہونی چاہئے کہ کس نے شکایت کی ہے کس نے اطلاع دی ہے۔ آپ کا کام یہ ہے کہ جو رپورٹ بھیجی جائے، رپورٹ کے لئے کوئی بات بھیجی جائے اس پر تحقیق کریں اور اطلاع دیں۔ **جہاں خلیفہ وقت کے کسی حکم کی واضح طور پر سمجھ نہ آئے جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا ہے وہاں یہ کہنے کی بجائے کہ اس کا یہ مطلب ہے اور وہ مطلب ہے مجھ سے لکھ کر پوچھیں کہ اس بات کی مزید وضاحت چاہئے ہمیں یہ واضح نہیں ہوئی۔ اس بات کا کیا مطلب ہے۔** اسی طرح ہر فرد جماعت کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ کامل اطاعت کرے۔ جب ہر ایک کامل اطاعت کرے گا تو روحانی بلندیوں کی طرف ہمارے قدم انشاء اللہ بڑھیں گے۔ یہی اس آیت کا مطلب ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب روحانی بلندیوں پر جاؤ گے تو ایمان بھی اس طرح مضبوط ہوں گے جس طرح پہاڑ مضبوطی سے زمین میں گڑھے ہوئے ہیں اور اس روحانی عروج اور مضبوطی ایمان کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم زمین پر (دین) کا پیغام لے کر پھیل جاؤ گے۔ **تمہاری ترقی انشاء اللہ تعالیٰ مشرق میں بھی ہوگی اور مغرب میں بھی ہوگی۔ یورپ بھی تمہارا ہوگا اور ایشیا بھی۔ امریکہ بھی تمہارا ہوگا اور افریقہ بھی۔ آسٹریلیا میں بھی حقیقی (دین) کا جھنڈا لہرائے گا اور جزائر میں بھی۔**

(دین) کے پھیلنے کے حوالے سے مَیں ایک اَور بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ یہاں مَیں نے یہ سنا ہے کہ ایک اعتراض کرنے والے کی یہ بات سن کر آپ میں سے بعض پریشان ہو جاتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود نے یہ فرمایا کہ جرمنی فتح ہو گیا تو یورپ فتح ہو گیا۔ جلسہ پر یہ بینر لگا ہوا تھا تو کسی نے دیکھ کر یہ اعتراض کیا کہ گویا آپ یہاں جرمنی کو فتح کرنے آئے ہیں۔ ظاہراً آپ نرمی اور پیار کا نعرہ لگاتے ہیں اور لبادہ اوڑھا ہوا ہے لیکن آپ کے عزائم خطرناک ہیں۔ یہ بات کہنے والے کی بھی بے سمجھی ہے۔ بے عقلی ہے یا شرارت ہے۔ اگر شرارت ہے تو خطرناک ہے کہ اس طرح (-) کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی جارہی ہے، جماعت کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی جارہی ہے اور سمجھانے والے کی بھی کم علمی ہے اور بلاوجہ کی پریشانی ہے کہ اس سوال سے پتا نہیں کیا ہو جائے گا۔ عمومی طور پر یہاں کے رہنے والے لوگ، مقامی جرمن لوگ عقل رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو جماعت دنیا میں مشنری کام کر رہی ہے اور خدمت خلق کے کام کر رہی ہے، (دعوت الی اللہ) کر رہی ہے تو اس لئے کہ (دین) کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتا کر انہیں (دین) سے قریب کرے اور اس میں شامل کرے۔ فتح کے لفظ سے قطعاً یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ خدانخواستہ ہم نے تلوار چلانی ہے یا حکومتوں پر قبضہ کرنا ہے۔ ہم تو سب سے پہلے یہ اعلان کرتے ہیں کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔ یہ ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے۔ پس اس میں پریشان ہونے والی تو کوئی بات نہیں ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہم دنیا میں (دعوت الی اللہ) کا کام کر رہے ہیں۔ جرمنی کیا اور یورپ کیا ہمیں تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو فتح کرنا ہے۔ لیکن تلوار سے نہیں بلکہ دل جیت کر۔ (دین) کی خوبصورت تعلیم سے دلوں کو گھائل کر کے۔ اگر حضرت مصلح موعود نے یہ فقرہ کہا تھا تو یہ تو جرمن قوم کی بڑائی بیان کی تھی۔ ایک جرمن نو احمدی کی دعوت پر یہ فقرات کہے گئے تھے کہ یورپ کے لیڈر جرمن ہیں۔ اس وقت آپ کے زمانے میں جرمن نو احمدی وہاں گئے تھے تو یہ ان کی بڑائی بیان ہو رہی ہے کہ یورپ کے لیڈر جرمن ہیں۔ ان میں لیڈرانہ صلاحیت ہے۔ اگر انہوں نے (دین) کو سمجھ لیا تو سمجھو کہ یہ تمام یورپ کو سمجھا سکیں گے اور پھر یورپ ان کی بات مانے گا۔

(ماخوذ از عبدالشکور کنزے کے اعزاز میں دعوتوں کے مواقع پر تین تقاریر، انوار العلوم جلد 21 صفحہ 69 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مصلح موعود کی یہ بات سچ ہے۔ آج یہ ثابت ہو رہی ہے۔ یورپی یونین بنی ہوئی ہے۔ اس میں دیکھ لیں جرمنی کی لیڈرانہ صلاحیتیں ہی نظر آ رہی ہیں۔ ہر ایک اس کی طرف دیکھتا ہے۔ اب اس بات میں نہ تلوار کا سوال ہے نہ سختی کا سوال ہے بلکہ (دین) کی پیار و محبت کی تعلیم اور خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی تعلیم کی بات ہو رہی ہے۔ اس تعلیم کو لوگوں کے دلوں میں بٹھانے کی بات ہو رہی ہے۔

پرسوں ویزبادن میں (بیت) کا سنگ بنیاد تھا۔ چار سو سے اوپر وہاں کے مقامی لوگ آئے ہوئے تھے۔ جرمن مہمان آئے ہوئے تھے۔ میں نے مختصراً (دینی) تعلیم کے حوالے سے وہاں باتیں کیں۔ ہر ایک نے تقریباً یہی کہا کہ یہ پیغام ہم سب کے دل کی آواز ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں آج (دین) کو سمجھنے کا موقع ملا ہے۔ پس ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اخلاص و وفا کے ساتھ اپنے کام کرتے رہے تو ان میں سے یا ان کی اگلی نسلوں میں سے لوگ (دین) کو سمجھیں گے اور داخل ہوں گے۔ جس کو اللہ چاہے گا اس کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ پس خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے، نہ پریشان ہونے کی ضرورت ہے، نہ جھجکنے کی ضرورت ہے، نہ ڈیفینسیو (defensive) ہونے کی ضرورت ہے، نہ ایسا جواب دینے کی ضرورت ہے جس سے خوف اور ڈر جھلک رہا ہو۔ نہ دنیاوی حکومتیں ہمارا مقصد ہیں اور نہ ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں بٹھانا اور اس کے آگے جھکانا ہمارا کام ہے اور یہ کام انشاء اللہ ہم کرتے رہیں گے۔ پس اس کام کو کرنے کے لئے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کو خلافت سے کامل اطاعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ ہائے یوم خلافت

مکرم سفیر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان کی درج ذیل جماعتوں رحیم یار خان شہر، خان پور، صادق آباد، 32 شرقی، 32 غربی، چک 20p، چک 120p، چک 106p، بستی بابا جھنڈا۔ بستی بابا رحمت۔ بستی قندھارا سنگھ، چک 10p، بستی لاہوریاں، جیٹھہ بٹھہ، فیروزہ اور 78 عباسیہ میں جلسہ ہائے یوم خلافت منائے گئے۔۔ جن میں مربیان و معلمین کرام نے خلافت کے بارہ میں تقاریر کیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے۔ اور ہم خلافت کے دربار سے آنیوالے ہر حکم پر من وعن عمل کرنے والے ہوں۔ (آمین)

سانحہ ارتحال

مکرم منظور احمد صاحب امیر جماعت ہزارہ ڈویژن تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ مورخہ 23 جون 2014ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ 25 جون کو بیت المبارک میں بعد نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ آپ کے والد گل حسن صاحب آف داتہ حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے جنہوں نے احمدیت اپنے چھوٹے بھائی مولوی محمد جی صاحب ہزاروی کے ذریعہ قبول کی تھی۔ ہماری والدہ نہ صرف زندگی کی آخری سانسوں تک خلافت سے وابستہ رہیں بلکہ ہمیں بھی خلافت کے ساتھ وابستہ رکھا۔ دین کے لئے بڑی غیرت رکھتی تھیں۔ غریبوں کی ہمدرد اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ صلوٰۃ تسبیح بھی باقاعدگی سے ہر جمعہ پڑھتی تھیں۔ آپ کے تین میں سے دو بھائی احمدی تھے۔ ایک مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب ہزارہ، دوسرے بھائی مکرم احمد حسن صاحب پشاور یونیورسٹی میں رجسٹرار کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ان کے ایک پوتے مکرم حافظ سجیل احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ہری پور ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے خاکسار، مکرم ذوالفقار احمد صاحب ناظم انصاراللہ ہزارہ ڈویژن اور مکرم حنیف اختر صاحب سابق زعیم انصاراللہ ایبٹ آباد حال آسٹریلیا، چھ پوتے، چار پوتیاں اور دو پڑپوتے اور ایک پڑپوتی یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کی وفات پر جن دوست احباب نے افسوس کا اظہار کیا ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ہماری والدہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا مکرم مرزا محمد جلیل صاحب دارالیمن غربی شکر ربوہ مورخہ 24 جولائی 2014ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اسی روز محلّہ کی بیت الذکر میں مکرم باسل احمد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم عبدالکبیر قمر صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم کو سلسلہ کے لٹریچر سے بہت لگاؤ تھا۔ حضرت مسیح موعود کے واقعات بہت یاد تھے۔ درثمین اردو اور کلام محمود کے اشعار ازبر تھے اور اکثر گنگناتے رہتے تھے۔ حضور انور کے خطبات جمعہ بڑی باقاعدگی اور توجہ سے سنتے تھے بلکہ اپنے گھر والوں کو سنواتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اکرام اللہ مہر صاحب لیاقت آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبداللہ مہر صاحب کراچی میں مختصر علالت کے باعث مورخہ 20 جولائی 2014ء کو وفات پا گئیں آپ کی عمر 85 سال تھی۔ 20 جولائی کو آپ کی نماز جنازہ مکرم نوید مصطفیٰ صاحب مربی سلسلہ نے بیت الحمد مارٹن روڈ کراچی میں بعد نماز عصر پڑھائی۔ آپ حضرت بابو فقیر علی صاحب پہلے سٹیشن ماسٹر قادیان کی پوتی تھیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ آپ خلافت سے عقیدت اور وفا کا تعلق رکھتی تھیں تہجد گزار اور پنجوقتہ نمازوں کی عادی تھیں۔ جماعتی چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کرتی تھیں۔ آپ کے نکاح کے موقع پر حضرت اماں جان تشریف لائی تھیں۔ آپ اپنے خاندان کی ہر دلعزیز خاتون تھیں قرآن کریم سے والہانہ عشق تھا اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں عمدہ کردار ادا کیا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے خاکسار، مکرم محمد نصراللہ مہر صاحب اور دو بیٹیاں مکرمہ قدسیہ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء اللہ مہر صاحب اور مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم انعام المجیب صاحب چھوڑی ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اس طرح خاکسار ان تمام دوستوں، عزیزوں اور بزرگوں کا تہہ دل سے ممنون ہے۔ جو گھر آ کر یا بذریعہ فون اس غم کی حالت میں تعزیت کرتے رہے اور ہماری ڈھارس بندھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ محمودہ کوثر صاحبہ دارالبرکات ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ابن مکرم چوہدری نعمت علی صاحب مورخہ 11 جون 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی عمر 80 برس تھی۔ 4 سال قبل انہیں فالج کا اٹیک ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے جسم کا دایاں حصہ متاثر ہوا تھا اور زبان پر بھی اثر تھا۔ آپ نے اس بیماری کو بہت صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ مورخہ 12 جون کو بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔ آپ کی پیدائش مورخہ 23 مارچ 1933ء کو سڑوعہ ضلع ہوشیار پور میں ہوئی۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم نعمت علی خان صاحب کے ذریعہ 1907ء میں آئی جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی تحریری بیعت کی تھی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سڑوعہ میں حاصل کی اور پھر ہجرت کے بعد پاکستان آ کر میٹرک کیا۔ 1950ء سے 1982ء تک مختلف آئل کمپنیوں میں کام کیا اور پھر زمینداری کے شعبہ سے وابستہ ہو گئے۔ 1978ء میں آپ دارالعلوم شرقی ربوہ آ کر آباد ہو گئے۔ آپ کو مختلف جماعتی کام کرنے کی توفیق بھی ملتی رہی۔ 1984ء سے 1989ء تک آپ کو صد سالہ جوبلی کے دفتر میں وقف عارضی کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ 1981ء تا 1994ء دفتر صدر عمومی میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر صفائی اور نقل وحمل کے شعبہ جات میں خدمت کا موقع ملا۔ 1985ء میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی توفیق ملی۔ آپ پانچ وقت باجماعت نماز کے عادی تھے۔ خلافت سے بے پناہ محبت رکھتے تھے اور ہر حکم پر لبیک کہتے تھے، جماعتی عہدیداران اور مربیان کی بہت عزت کرتے تھے، مہمان نوازی کا وصف آپ میں نمایاں طور پر پایا جاتا تھا۔ آپ نے لواحقین میں اہلیہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ 3 بیٹے اور 6 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

☆☆............☆............☆☆

خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”بہت سارے لوگ لکھتے ہیں کہ ہم اس فکر میں تو ہیں کہ وصیت کر لیں لیکن اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔

یاد رکھیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود کی جو دعائیں پڑھی ہیں یہ اس لئے پڑھ کر سنائی ہیں کہ جب نیک نیتی کے ساتھ اس نظام میں وابستہ ہوں گے تو حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاؤں کے طفیل آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ پس آگے بڑھیں اور اس پاک نظام میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہیں اور ان حقوق کی ادائیگی کے معیار حاصل کرتے جائیں جن کی طرف تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے توجہ دلائی ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 3 فروری 2006ء
مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت = 25ML 40/ روپے 120ML -/100 روپے

GHP-55/GH	GHP-319/GH	GHP-324/GH	GHP-354/GH	GHP-383/GH	GHP-391/GH
ایمرجنسی ٹانک: گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بد اثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے	امراض معدہ: بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے	اسہال۔ پیچش: ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔	نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔	حلق و گلے کے امراض، گلے وٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔	خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 0333-9797798, 047-6212399

بقیہ از صفحہ 1 خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ

حضور انور نے لیلۃ القدر کے معانی بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ انسانی ترقی کے تمام فیصلے لیل یعنی ظلمت میں ہی ہوتے ہیں۔ اس ترقی کی مثال جسمانی ترقی سے جوڑتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی جسمانی ترقی بھی متواتر ظلمتوں میں ہوتی ہے۔ ماں کے پیٹ میں بچہ کی پیدائش کئی ظلمتوں کا مجموعہ ہے اور وہیں انسان کی جسمانی ترقی کا فیصلہ ہوتا ہے۔ ماں کا ظاہری ماحول اور اس کی خوراک بچے کی اخلاقی حالت اور صحت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ شریعت نے بچے کی پرورش کے لئے ان دنوں میں خصوصاً احتیاط سکھائی ہے جبکہ وہ ظلمات میں ہوتا ہے۔ پس جس طرح جسمانی ترقیات ظلمت میں ہوتی ہیں اسی طرح روحانی ترقیات بھی رات میں ہوتی ہیں، ہر قوم کی روحانی ترقی اتنی ہی ہوتی ہے جتنی اس قوم کی ابتدائی قربانی ہوگی اور اس کی ترقیات کی عمر کا معیار اس کی لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے پیاروں کو ہی ابتلاء پیش آتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بھی بعض جگہ ابتلاء میں سے گزر رہے ہیں، یہ لیلۃ القدر ہی ہے، اس پیار کی وجہ سے حقیقی لیلۃ القدر کی تلاش بھی اسی شدت سے ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس میں ہم اپنے اتفاق و اتحاد کے معیاروں کو ضائع کرتے گئے تو لیلۃ القدر کا صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ اگر اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہوئے کرتے چلے جائیں گے تو کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں گے، پس ان باتوں کی پابندی بھی ضروری ہے جو لیلۃ القدر کے حاصل کرنے کا باعث بنتی ہیں پھر مطلع الفجر بھی غیر معمولی ہوتی ہے۔ فرمایا کہ لیلۃ القدر اس قربانی کی ساعت کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو اور ان قربانیوں کے نیک نتائج ظاہر ہوں۔ بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف شدید حالات ہیں۔ جہاں یہ شدید حالات طلوع فجر کی خوشخبری دے رہے ہیں وہاں اس لیلۃ القدر کے نتیجے میں نئی نئی جماعتیں قائم ہوتی چلی جارہی ہیں۔ پس لیلۃ القدر کی مزید برکتیں سمیٹنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہمارا آپس کا اتفاق و اتحاد پہلے سے بڑھ کر ہو، آپس کے رخنوں اور دراڑوں کو بھریں۔ آپس کی رنجشیں ختم کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان کا مقصد حیات خدا تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بننا ہے، یہ کسی خاص دن اور کسی خاص جمعہ سے وابستہ نہیں بلکہ ہر نماز اور ہر جمعہ فرض ہے۔ پس ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ بجالانے کی کوشش کرے اور عبادت کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے یہ جمعہ اس لئے نہیں آیا کہ ہم اس کو پڑھ کر رمضان کو وداع کردیں بلکہ یہ اس لئے آیا ہے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھا کر ہمیشہ کے لئے اسے اپنے دل میں قائم کرلیں۔ رمضان میں قرآن کریم پڑھنے کی طرف جو ہماری توجہ رہی ہے اس کو سارا سال اپنی زندگیوں کا حصہ بنائے رہیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ حضور انور نے ایک بار پھر فلسطین کے مسلمانوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور آخر پر مکرم نعیم اللہ خان صاحب آف قرغزستان کی وفات پر مرحوم کی جماعتی خدمات اور ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

بقیہ از صفحہ 1: پریس ریلیز

نفرت اور تعصب کی بے بنیاد اور شرانگیز پراپیگنڈہ مہم جاری ہے جس میں پرامن احمدیوں پر من گھڑت الزامات عائد کئے جاتے ہیں۔ سرکاری انتظامیہ اس طرح کی اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں پر آنکھیں بند کئے بیٹھی ہے اور اس غفلت اور بے حسی کے نتیجے میں عامۃ الناس کو احمدیوں کے جان و مال کو لوٹ لینے کی ترغیب مسلسل جاری ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ مکرم سلیم الدین صاحب نے کہا کہ اگر پولیس بروقت موثر کارروائی کرتی اور غفلت کا مظاہرہ نہ کرتی تو قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع اور مالی نقصانات سے بچا جاسکتا تھا۔ انہوں نے فوری طور پر اس سانحہ کی غیر جانبدار اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے اس افسوسناک سانحہ کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

سوئمنگ پول کے اوقات

آئندہ سے سوئمنگ پول کے اوقات درج ذیل ہوں گے۔

شفٹA:۔ 5:00 تا 5:45 بجے صبح

شفٹB:۔ 5:15 تا 6:00 بجے سہ پہر

شفٹC:۔ 6:00 تا 6:45 بجے شام

خدام و اطفال اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

مکرم میاں منظور احمد غالب صاحب سابق سیکرٹری مال ضلع سرگودھا حال امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بہو مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عطاء الہادی صاحب کے گردے کا آپریشن مورخہ 26 جولائی 2014ء کو بوسٹن امریکہ میں ہوا ہے۔ نیا گردہ کامیابی سے لگ گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامل شفاء عطا کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب یکم اگست

طلوع فجر	3:51
طلوع آفتاب	5:21
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:08

آج کے ایم ٹی اے کے پروگرام

یکم اگست 2014ء

6:25 am	حضور انور کا دورہ بھارت 2008ء
8:05 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:55 am	حضور انور کا دورہ بھارت 2008ء
1:20 pm	راہ ھدیٰ
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

SkyNetWorld WideExpress
دنیا میں کہیں بھی آپ کے اہم دستاویزات و پارسل بھجوانے کے لئے بہترین سروس کی سہولت
نیز بڑے پارسلز پر حیرت انگیز کمی
سکائی نیٹ آفس اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ
0334-6365127 موبائل 047-6215744

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF: Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

پلاٹ برائے فروخت
ایک پلاٹ واقع دارالعلوم شرقی تقریباً 10 مرلہ برائے فروخت ہے۔ ڈیلر حضرات سے معذرت
رابطہ: 042-35164500,0305-4343083

کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، ہیچی تھیل ڈائز، کوشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ نیگور پارک نکلسن روڈ عقب شبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

Deals in HRC,CRC,EG,P&O, Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

طارق انٹیریئر چنیوٹ
Tariq Interiors
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Centre, Faisalabad Road
Tehseel Chowk, Chiniot 009247-6334620
Cell:0331-7790690
طالب دعا: لیاقت علی

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 نادرہ 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

DUSK
The Chinese Cuisine
Order for Chinese Food
Takeaway & Home Delivery
Just Call (Tariq)0323-5753875
0300-4024160, Rabwah